بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۲۷ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ، ۲۵ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش، ۲۵ فروری ۱۹۷۱ء	نمبر ۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

معجزہ صرف حق اور باطل میں فرق دکھلانے کیلئے اہلِ حق کو دیا جاتا ہے

اُسی حد تک معجزہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو مابہ الامتیاز قائم کرنے کیلئے کافی ہو

"یاد رہے کہ معجزہ صرف حق اور باطل میں فرق دکھلانے کیلئے اہلِ حق کو دیا جاتا ہے اور معجزہ کی اصل غرض صرف اس قدر ہے کہ عقلمندوں اور منصفوں کے نزدیک سچے اور جھوٹے میں ایک مابہ الامتیاز قائم ہو جائے اور اسی حد تک معجزہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو مابہ الامتیاز قائم کرنے کیلئے کافی ہو۔ اور یہ اندازہ ہر ایک زمانہ کی حاجت کے مناسب حال ہوتا ہے اور نیز نوعیت معجزہ بھی حسب حال زمانہ ہی ہوتی ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں ہے کہ ایک متعصب اور جاہل اور بدطبع گو کیسا ہی مصلحت الٰہیہ کے برخلاف اور قدر ضرورت سے بڑھ کر کوئی معجزہ مانگے تو وہ بہرحال دکھلانا ہی پڑے۔ یہ طریق جیسا کہ حکمت الٰہیہ کے برخلاف ہے ایسا ہی انسان کی ایمانی حالت کو بھی مضر ہے کیونکہ اگر معجزات کا حلقہ ایسا وسیع کر دیا جائے کہ جو کچھ قیامت کے وقت پر موقوف رکھا گیا ہے وہ سب دنیا میں ہی بذریعہ معجزہ ظاہر ہو سکے تو پھر قیامت اور دنیا میں کوئی فرق نہ ہوگا حالانکہ اسی فرق کی وجہ سے جن اعمال صالحہ اور عقائد صحیحہ کا جو دنیا میں اختیار کئے جائیں ثواب ملتا ہے وہی عقائد اور اعمال اگر قیامت کو اختیار کئے جائیں تو ایک رتی بھی ثواب نہیں ملیگا جیسا کہ تمام نبیوں کی کتابوں اور قرآن شریف میں بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن کسی بات کا قبول کرنا یا کوئی عمل کرنا نفع نہیں دے گا اور اس وقت ایمان لانا محض بیکار ہوگا کیونکہ ایمان اسی حد تک ایمان کہلاتا ہے جبکہ کسی مخفی بات کو ماننا پڑے لیکن جبکہ پردہ ہی کھل گیا اور روحانی عالم کا دن چڑھ گیا اور ایسے امور قطعی طور پر ظاہر ہو گئے کہ خدا پر اور روزِ جزا پر شک کرنے کی کوئی بھی وجہ نہ رہی تو پھر کسی بات کو اس وقت ماننا جس کو دوسرے لفظوں میں ایمان کہتے ہیں محض تحصیل حاصل ہوگا۔ غرض نشان اس درجہ پر کھلی کھلی چیز نہیں ہے جس کے ماننے کے لئے تمام دنیا بغیر اختلاف اور بغیر عذر اور بغیر چون و چرا کے مجبور ہو جائے اور کسی طبیعت کے انسان کو اس کے نشان ہونے میں کلام نہ رہے۔ اور کسی غبی سے غبی انسان پر بھی وہ امر مشتبہ نہ رہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"کل طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲۳ر تبلیغ۔ آج حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ر تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ دو روز ضعف کی وجہ سے بہت ناساز رہی۔ آج صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ بھائیوں کی امداد

سویڈن سے ہمارے انچارج مشن مکرم کمال یوسف صاحب نے اطلاع دی ہے کہ جماعت احمدیہ سویڈن نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ بھائیوں کے لئے مبلغ تین صد سویڈش کرون بطور چندہ دئے ہیں۔ یہ رقم سفیر پاکستان مقیم سویڈن کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ہمارے مصیبت زدہ بھائیوں کی تکالیف کا ازالہ فرما کر ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر)

نابیناؤں کے رسم الخط میں قرآن مجید شائع ہونے کا امکان

یہ ہمارے لئے ایک خوشکن خبر ہے کہ ہالینڈ میں نابیناؤں کی ایک انجمن کے ڈائریکٹر نے نابیناؤں کے رسم الخط میں قرآن مجید شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ اس غرض کے لئے انہیں ہالینڈ مشن کی طرف سے ڈچ قرآن مجید کا ایک نسخہ پیش کیا گیا۔ ڈائریکٹر سے خاکسار نے اپنی خط و کتابت میں یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اگر زیادہ مہنگا نہ ہو تو ایک نسخہ مشن کی لائبریری کے لئے بنایا جائے قیمت ادا کر دی جائے گی۔ اس پر انہوں نے لکھا یہ کام ایک سال کا ہے اور بہت مہنگا ہے۔ اس پر انہیں لکھا گیا کہ مشن متحمل نہیں ہو سکے گا۔ ان کا جواب ملا کہ اگرچہ اس میں ایک سال کا عرصہ لگے گا اور بہت خاصا خرچ طلب ہے تاہم ہم دو نسخے تیار کریں گے۔ ایک نسخہ آپ کے مشن کی لائبریری کو ہدیۃً پیش کیا جائے گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ کام بخوبی انجام پائے اور یہاں کے نابینا بھی علوم قرآنیہ سے بہرہ ور ہوں۔ آمین

(صلاح الدین خان مبلغ انچارج ہالینڈ مشن)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ تبلیغ ۱۳۵۰ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں کا تصوّرِ خُدا

ہندوؤں اور عیسائیوں نے انسان کی کمزوریوں اور گناہوں کا جو تصور پیش کیا ہے وہ ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس سے واضح کر دیا ہے۔ آریوں یعنی ہندوؤں کے نزدیک تو خدا تو اتنا محدود القویٰ ہے کہ وہ انسان کی عملی زندگی میں کوئی دخل نہیں دے سکتا۔ انسان کو اپنے گناہوں کا نتیجہ ضرور بھگتنا پڑتا ہے خواہ کچھ بھی ہو گناہ کی معافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے اس غرض کے لئے تناسخ کا سلسلہ قائم کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال کے نتیجہ میں مرنے کے بعد کسی اور جانور وغیرہ کی جون میں ڈالا جاتا ہے یہ اس کے گناہوں کی سزا ہوتی ہے اگر وہ گناہ سے بالکل پاک ہوتا ہے تو اس کو مکتی یعنی نجات ہو جاتی ہے مگر یہ مکتی بھی کچھ عرصہ کے لئے ہوتی ہے مدت گذر جانے کے بعد وہ بھی جونوں کے چکّر میں ڈالا جاتا ہے گویا یہ کائنات ایک مشین ہے جو نہ ختم ہونے والا چکّر ہے انسان لازمًا اس چکّر میں گھمایا جا رہا ہے۔ مختلف جونوں میں پھرتا رہتا ہے اور اگر نجات حاصل کر بھی لے تو پھر اسی چکّر میں ڈالا جاتا ہے۔

دراصل یہ ہندو فلاسفروں کا ایجاد کردہ تصور ہے اس کو حقیقی خدا تعالیٰ کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔ فلاسفروں نے حقیقی الٰہی تعلیم کو نظر انداز کر کے عوام کی تسلی کے لئے یہ چکّر تیار کیا ہے تاکہ لوگ بہتر جون میں جانے کے لئے نیک اعمال کریں اسکا نتیجہ یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے دور ہٹ گئے ہیں اور صرف جونوں کے چکّر میں پھنس گئے ہیں حالانکہ انسان کی فلاح اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کا قرب حاصل کرنے میں ہے نہ کہ جونوں کے چکّر کاٹنے میں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہندوؤں نے جس خدا کو پیش کیا ہے وہ اس کے متعلق ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ وہ ایسا خدا ہے کہ وہ ایک گناہ کے بدلے کروڑوں جونوں میں ڈالتا ہے اور جوئیں۔ پسّو مچھر۔ درند۔ چرند یہاں تک کہ پانی اور ہوا کے کیڑے یہ سب انسان ہی ہیں جو اپنی شامت اعمال کی وجہ سے سزائیں بھگتنے کے واسطے ان جونوں میں آئے ہوئے ہیں دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ جس قدر مخلوقات انسان کے سوا نظر آتی ہیں وہ سب انسان کے گناہوں کے طفیل ہے اور خدا تعالیٰ کو (معاذ اللہ) اب تک ان پر کوئی رحم نہیں آتا اور وہ ایسا سخت دل پرمیشر ہے کہ وہ رحم کر ہی نہیں سکتا۔

جب یہ عقیدہ رکھا جائے گا کہ ہر ایک گناہ کی سزا میں ضرور کئی کروڑ جونوں میں جانا پڑے گا۔ تو گناہ کی معافی اور رحم پرمیشر میں کہاں پایا گیا؟ کیونکہ جونوں کے اس چکّر سے تو کبھی نجات ہی نہیں ہے حالانکہ فطرت انسانی ایک ایسا خدا چاہتی ہے جو انسانی کمزوریوں پر رحم کرتا ہو اور انسان کے نادم اور تائب ہونے پر اس کے قصوروں کو معاف کر دے کیونکہ خود انسان میں بھی یہ وصف ایک حد تک پایا جاتا ہے۔ پھر تعجب کی بات ہوگی کہ انسان تو توبہ اور معافی پر قصور معاف کر دے اور خدا تعالیٰ ایسا کینہ توز (معاذ اللہ) ہو کہ اسے کسی طرح رحم ہی نہ آوے؟ یہ خیال بالکل غلط اور باطل ہے"۔
(ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۷۹ ص ۱۸۰)

مجلس نصرت جہاں کے پروگرام
"آگے بڑھو"
کے زیرِ اہتمام

دوسرے ڈاکٹر کے غانا پہنچنے کی اطلاع بذریعہ تار مل گئی ہے۔ اور تیسرے ڈاکٹر صاحب یہاں سے روانہ ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ

دوست دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ انہیں سرزمین بلال کے باشندوں کی بہترین رنگ میں خدمت کرنے کے مواقع عطا فرمائے۔

سکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ

قطعات

(۱)

خُدایا ناصرِ دیں کو شفا دے
طفیلِ خاکِ پائے مصطفےٰ دے
وہ ناصر جس کو تیرے دیں کا غم ہے
غمِ ہستی میں اُس کو آسرا دے

(۲)

کہیں اپنی زباں سے اے خُدا کیا؟
نہیں تو دردِ دل سے آشنا کیا؟
شفا آقا کو دے اپنے کرم سے
بھلا ہم کیا ہماری ہے دعا کیا؟

(۳)

مرے مولا! امیر المومنین کو
شفائے کاملہ دے عاجلہ دے!
توانا اور لمبی زندگی بخش
کریما! گریۂ شب کا صلہ دے!

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت ——— اسلام کی نشأۃ ثانیہ

(تقریر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی پھر نزدیک ہوا (یعنی اللہ تعالیٰ سے) پھر نیچے کی طرف اترا (یعنی مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے نزول کیا) پس اس جہت سے کہ وہ اوپر کی طرف صعود کر کے انتہائی درجۂ قرب تام کو پہنچا اور اس میں اور حق میں کوئی حجاب نہ رہا اور پھر نیچے کی طرف اس نے نزول کیا اور اس میں اور خلق میں کوئی حجاب نہ رہا۔ یعنی چونکہ وہ اپنے صعود اور نزول میں اتم و اکمل ہوا اور کمالاتِ انتہائیہ تک پہنچ گیا اس لئے دو قوسوں کے بیچ میں یعنی وتر کی جگہ میں جو قطرِ دائرہ ہے اتم و اکمل طور پر اس کا مقام ہوا بلکہ وہ قوسِ الوہیت اور قوسِ عبودیت کی طرف اس سے بھی زیادہ تر جو خیال و گمان و قیاس میں بھی نہیں آ سکتا نزدیک ہوا ...

جاننا چاہیئے کہ دونوں قسم وجودِ واجب اور ممکن کے ایک ایسے دائرہ کی طرح ہیں کہ جو خط گذرندہ برمرکز سے دو قوسوں پر منقسم ہو۔ وہی خط جو قطرِ دائرہ ہے جس کو قرآن شریف نے قاب قوسین سے تعبیر کیا ہے اور عام بول چال علم ہندسہ میں اس کو وتر قوسین کہتے ہیں۔ وہ ذات مفیض اور مستفیض میں بطور برزخ واقع ہے ...... اسی نقطۂ وسطی کا نام حقیقتِ محمدیہ ہے ..... جس کو اصطلاحاتِ اہل اللہ میں نفسی نقطۂ احمد مجتبیٰ و محمد مصطفیٰ نام رکھتے ہیں ..... غرض سرچشمۂ رموزِ غیبی و مفتاح کنوزِ لاریبی اور انسانِ کامل دکھلانے کا آئینہ یہی نقطہ ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ ۲۶۴ تا ۲۷۰ حاشیہ)

اس حوالے سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ ترین مقام یہ ہے کہ آپ کا وجود خالق اور مخلوق میں واسطہ ہے خالق کا کوئی فیض آپ کے وجود کے بغیر دنیا کو نہیں مل سکتا اور مخلوق کا کوئی فرد اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہی نہیں کر سکتا جب تک آپ کی پیروی نہ کی جائے۔ چونکہ آپ کا وجود واسطہ ٹھہرا اس لئے بارگاہِ رب العزت میں باریابی اسی کو حاصل ہو گی جو آپ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھے گا آپ کی اتباع کے بغیر سب دروازے بند ہیں۔ انہی معنوں میں آپ آخری نبی ہیں۔

آخری نبی کا مطلب

حضرات! یہاں ایک نقطہ سمجھنے کے قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ لوگ یہ تو مانتے ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں لیکن اس کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ آپ زمانہ کے اعتبار سے آخری نبی ہیں۔ لیکن حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند واضح لفظوں میں فرماتے ہیں کہ "اہل فہم پر روشن رہے کہ تاخیرِ زمانی بالذات کوئی فضیلت کی بات نہیں" اور ان کا یہ بیان نہایت معقول ہے کیونکہ زمانے کے لحاظ سے کسی کا کسی کے بعد آنا اگر وجہ فضیلت بن سکتا تو پھر یحییٰ نبی کو حضرت موسیٰ سے افضل ماننا پڑتا حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ پھر غور طلب امر یہ ہے کہ آنحضرت کو کن معنوں میں آخری قرار دیا گیا ہے جماعت احمدیہ کا کہنا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح آخری نبی تھے اسی طرح اول نبی بھی تھے۔

حضرات! بلفظِ اول اور آخر ہمیشہ نسبت سے اپنے معنے پیدا کرتے ہیں۔ اور بغیر نسبت کے ان کا کوئی مفہوم متعین نہیں ہو سکتا چنانچہ جب ہم کسی کو اول قرار دیتے ہیں تو ہمیں بتانا پڑتا ہے کہ وہ کس سے اول ہے ایسا ہی لفظ آخر کے لئے نسبت متعین کرنی پڑتی ہے۔

آیئے غور کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نسبت سے ہم اول اور آخر قرار دیتے ہیں۔ چونکہ قرآن کریم نے خالق اور مخلوق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطہ قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے مخلوق کی طرف سے جب ہم درجہ بدرجہ خالق کی طرف بڑھیں گے تو انتہائی آخری رفعت کا جو مقام ہو گا وہ مقام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اس کے بعد صرف خدا کا مقام ہے۔

؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور جب خالق سے مخلوق کی طرف آئیں گے تو پہلا وجود جو صفات الٰہیہ کا مظہر اتم ہو گا وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔

مقام خاتم النبیین

قرآن کریم نے اقوام عالم کو آپ کی پیروی پر اس لئے بھی مکلف کیا کہ آپ ہی کو خاتم النبیین کا مقام حاصل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لفظ خاتم النبیین اس منشاء الٰہی کو ظاہر کرتا ہے کہ آپ جامع جمیع کمالات نبی ہیں۔

چنانچہ لفظ خاتم "ت" کی زبر کے ساتھ عربی زبان میں نقش پیدا کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ہماری زبان میں مہر کہتے ہیں۔ لہٰذا خاتم النبیین کے معنے "نبیوں کی مہر" کے ہیں چنانچہ مولانا محمود الحسن صاحب دیوبند ناظم جامعہ دیوبند فرماتے ہیں۔

"محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے
مردوں میں سے لیکن رسول ہے
اللہ کا اور مہر سب نبیوں کی"

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس بناء پر نبیوں کی مہر قرار دیا گیا۔ اگر ہر مہر کی حقیقت پر غور کریں تو اس کا جواب نہایت واضح ہو جاتا ہے۔ مہر میں تین خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

۱۔ جو نقش ہم پیدا کرنا چاہیں مہر ان کی جامع ہوتی ہے۔ جیسے پاکستان کی مہر پاکستان کے حروف کی جامع ہو گی ایسے ہی نبیوں کی مہر، وہ وجود باجود ہو گا جس کی ذات میں تمام انبیاء موجود ہوں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

؎ حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ سب قوموں کے لئے آپ کی اتباع اس وجہ سے لازمی قرار دی گئی کہ آپ کے وجود میں تمام انبیاء کے کمالات موجود ہیں۔

۲۔ دوسری خصوصیت مہر کی یہ ہے۔ کہ وہ جن حروف کی جامع ہوتی ہے۔ وہی نقوش دوسرے پر منتقل کرتی ہے۔ لیکن ان میں ایک فرق بھی ہوتا ہے۔ مہر بمنزلہ اصل کے ہوتی ہے اور نقش مہر کو گو ہم مہر ہی کہتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ ظلّی مہر ہے اور اس کا وجود اس اصل کے وجود پر موقوف ہے۔ اصل نہ ہوتا تو یہ نقش بھی نہ ہوتا۔ اس لحاظ سے خاتم النبیین موسوی کے لئے ایک بشارت ہے۔ کہ آپ کا وجود اپنے امتیوں میں اس درجہ فیض رساں ہو گا کہ انبیاء علیہم السلام کے کمالات ان میں منتقل کر دیگا گویا حضور کی توجہ روحانی نبی تراش ہو گی۔ اور یہ لوگ آنحضرت کی ظلیت میں یہ مقام پائیں گے اور آنحضرت بطور اصل اور روحانی باپ کے ہوں گے۔

۳۔ تیسری خصوصیت مہر میں یہ ہے کہ وہ کاغذ کے اسی حصّہ پر نقش پیدا کرتی ہے جو اس کے نیچے آتا ہے اس اعتبار سے وہ روحانی فیوض و برکات آئندہ اس انسان کو ملیں گے جو آپ کی مہر کے نیچے آئے گا یعنی آپ کی اطاعت کرے گا اور درحقیقت ان تینوں کمالات میں کوئی نبی آپ کا شریک نہیں۔ لاریب آپ خاتم الانبیاء ہیں اور جو آپ کو خاتم الانبیاء نہیں مانتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اس لئے ہمارے امام ہمام نے تو ہم کو یہ نعرہ دیا۔ ختم المرسلین۔ زندہ باد ختم نبوت۔ زندہ باد۔

عظمتِ قرآن مجید

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ایک عظیم الشان کارنامہ حضرت بانی سلسلہ کا یہ تھا کہ آپ نے دنیا کو قرآن کریم کی ارفع و اعلیٰ شان سے روشناس کرایا۔ اس کی حقانیت اور کمالات کے سلسلے میں ایسے شاندار دلائل و براہین بیان فرمائے کہ دشمنانِ اسلام باوجود انعام مقرر کئے جانے کے لاجواب رہ گئے اور وہ خوبیاں فرقانِ مجید کی جو آپ نے بیان کیں وہ اپنے مذہب کی الہامی کتب سے بیان نہ کر سکے۔ قرآن کریم کی عظمت کو دلوں میں بٹھانے کا عظیم الشان کام آپ نے ایسے زمانہ میں سرانجام دیا جبکہ حاملین قرآن اس کی عظمت کو زبان کی حد تک تو مانتے تھے لیکن عملاً اس سے روگردانی اختیار کر رکھی تھی۔ بلکہ قرآن کریم کے بارہ میں ایسے خیالات مسلمانوں میں رائج ہو گئے تھے جو قرآن کریم کی شان کے شایاں نہ تھے۔ مثلاً وہ یہ سمجھنے لگ گئے تھے کہ قرآن کریم کے اندر اسی قدر معارف ہیں جو پہلے بزرگ بیان کر چکے ہیں اور اس سے زیادہ کوئی اور ہدایت قرآن میں ورق نہیں۔ اسی طرح غیر مسلم حضرات اس بات سے محو حیرت تھے کہ قرآن جیسی مختصر کتاب میں سب زمانوں کے واسطے ہدایت کا سامان کیونکر جمع ہو سکتی تھی حضرت بانی سلسلہ نے اس کی بابت فرمایا:۔

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یوروپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں، وہ غیر محدود معارف و حقائق و

علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں، اور ہر زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا......

کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے....

اے بزرگان خدا! یقیناً یاد رکھو .....جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحفِ مطہرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۵-۳۱۱)

ناسخ منسوخ

اسی طرح بعض لوگ قرآن کریم کا کچھ حصہ منسوخ مانتے تھے اور منسوخ قرار دینے کا ذریعہ یہ قرار دیا گیا کہ جو آیت دوسری آیت کے خلاف معلوم ہو وہ منسوخ ہے اور اس طرح کسی نے پانچ سو آیات منسوخ قرار دیں کسی نے ڈہائی سو کسی نے سوا اور سب سے کم آیات تفسیر الفوز الکبیر میں منسوخ بتائی گئی ہیں جو پانچ ہیں۔

اس عقیدے سے یہ نقصان پیدا ہوا کہ تمام قرآن کریم کا اعتبار ہی نہ رہا کیونکہ خدا اور اس کے رسول نے یہ نہیں بتایا کہ کون سا حصہ منسوخ ہے اور کونسا ناسخ۔ اسلام بجائے پھیلنے کے اس عقیدے کی وجہ سے دشمنانِ اسلام کے شدید اعتراضات کا نشانہ بن گیا۔

چنانچہ کتاب منار الحق کا مسیحی مصنف لکھتا ہے:۔

"ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ ناسخ آیتیں منسوخ آیتوں کے خلاف ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں اختلافِ کثیر ہے۔ پس اب بتاؤ قرآن کس کی جانب سے ہے۔" (صفحہ ۹۴)

حضرت بانی سلسلہ نے اس عقیدے کو غلط قرار دیا اور آپ نے بتایا کہ خدا تو ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہمیں صرف دو قسم کی آیات مذکور ہیں ایک محکمات اور دوسرے متشابہات۔ یہ تیسری قسم کی آیات جن کو منسوخ کہا جاتا ہے یہ کہاں سے آ گئیں قرآن میں تو ان کا کوئی ذکر نہیں۔ آپ نے اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی:۔

"اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقان کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کا تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۸-۱۳۷)

پھر فرماتے ہیں:۔

"خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴)

قرآن کریم کے متعلق اس زمانہ میں بہائیت یہ دعویٰ لیکر کھڑی ہوگی۔ کہ (معاذ اللہ) قرآن کریم منسوخ ہو گیا۔ حضرت بانی سلسلہ نے اس کا ایسا جواب قرآن کریم سے دیا کہ بہائیت اس کے سامنے لاجواب ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا نے قرآن کریم کی مثال اس طیب شجر سے دی ہے جس میں تین اوصاف پائے جاتے ہیں اول اصلہا ثابت یعنی اس کی جڑ گہری اور مضبوط ہے تغیراتِ زمانہ اس کو اکھیڑنے سے قاصر ہیں۔

دوسری خوبی یہ ہے فرعہا فی السماء کہ اس کی تعلیمات اتنی بلند و بالا ہیں کہ اعتراضات کی گرد بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔ نیز یہ کہ وہ زمینی انسانوں کو آسمانی بنا دیتی ہے۔

تیسرا وصف یہ ہے "توتی اکلہا کل حین باذن ربہا" کہ اس شریعت کے نو پھل اس میں لگتے ہیں اور یہ ایک سدا بہار درخت ہے باد خزاں اس پر کبھی مسلط نہیں ہو سکتی ہے

ہست فرقاں طیب و طاہر شجر
از نشانہا می دہد ہر دم ثمر

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں قرآن کا میں پھل ہوں پس آپ کا وجود قرآن کے زندہ کتاب ہونے کی روشن دلیل ہے۔

عظمت اسلام

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں ایک اور بات جس کی ضرورت تھی وہ ان سوالات کا حل تھا جو تبلیغ اسلام میں حائل تھے چنانچہ ایک بڑا سوال یہ تھا کہ آنے والا مسیح جس کی مسلمان اور عیسائی انتظار کر رہے ہیں کون ہے۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر سمجھ رہے تھے اور اپنی تمام تر ترقیات کو ان کے ظہور سے وابستہ قرار دیتے تھے۔ عیسائی حضرات اس وجہ سے مسلمانوں سے نبرد آزما تھے کہ وہ نبی کیوں نہ افضل قرار دیا جائے جس کو یہ نرالی زندگی عطا کی گئی اور جو امت موسویہ اور امت محمدیہ کا مصلح قرار پایا آپ نے قرآنی ہدایت کی روشنی میں یہ فیصلہ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام طبعی طور پر فوت ہو گئے ہیں اور اس کے ثبوت میں قرآن اور حدیث سے متعدد دلائل پیش کئے۔ منجملہ ان کے ایک دلیل آپ نے یہ بیان فرمائی

وکنت علیہم شہیداً
مادمت فیہم فلما
توفیتنی کنت انت
الرقیب علیہم (مائدہ)

اس آیت کا ترجمہ مع متعلقہ آیات یہ ہے کہ

خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کرے گا کیا تو نے مسیحی لوگوں کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا مانو۔ اس سوال کے جواب میں آپ یہ فرمائیں گے کہ میں جب تک ان میں رہا ان کو توحید پر قائم رکھا لیکن جب تُو نے مجھے وفات دیدی تو تُو ان پر نگران تھا۔

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے بخاری کتاب التفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت مذکور ہے کہ آپ بھی اپنی امّت کی بابت خدا کے حضور یہی عرض کریں گے جو خدا کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا۔ یعنی

فلما توفیتنی کنت انت
الرقیب علیہم۔

اس آیت کو آپ نے اپنی ذات پر چسپاں کر کے بتا دیا کہ آیت کلمہ توفی کے معنے قبضِ روح کے سوا دور کچھ نہیں۔ کیونکہ اس کے سوا اگر کوئی اور معنی لئے جائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت نہیں۔

پھر ایک اور سوال یہ تھا کہ آنحضرت کے فرمودہ کے مطابق آنے والا مسیح کون ہے۔ آپ نے قرآنِ کریم سے اس کی بابت یہ فیصلہ کیا کہ وہ امتِ محمدیہ کا ایک فرد ہوگا اور آنحضرت کا خلیفہ اور مشابہت کی وجہ سے اس کو استعارۃً مسیح کہا گیا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں متعدد دلائل قرآن و حدیث سے پیش کئے منجملہ ان کے ایک یہ ہے۔

کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وعد اللہ الذین آمنوا
منکم وعملوا الصلحات
لیستخلفنہم فی الارض
کما استخلف الذین
من قبلہم

یعنی خدا نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اس آیت میں آنے والے خلفاء امتِ محمدیہ میں سے ہوں گے البتہ وہ پہلے خلفاء کے مثیل ہوں گے جیسا کہ آیت میں امتِ محمدیہ کے خلفاء کو لفظِ کما کے ذریعہ پہلوں سے تشبیہہ دی گئی ہے پس امتِ محمدیہ کے خلفاء مشبّہ ہیں اور پہلی امتوں کے خلفاء مشبہ بہ۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ اگر پہلا کوئی داؤد خلیفہ آیا ہے تو داؤد کی مانند خلیفہ آئے گا خود داؤد نہیں آئیں گے۔ اسی طرح اگر پہلا کوئی مسیح خلیفہ گذرا ہے تو اس کی مانند اس امت میں خلیفہ ہوگا یعنی مثیل مسیح ہوگا۔ خود مسیح کا اصالتاً دوبارہ آنا محال ہے، یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امامکم منکم کہہ کر بتا دیا کہ امت کا فرد ہوگا۔

مہدی

ایک اور بڑا مسئلہ خود مہدی کے متعلق پیدا ہو چکا تھا کہ وہ ظاہری طاقت و تلوار سے کام لے کر ظاہر ہوگا کفار سے جنگ کرے گا اس نظریہ نے مسلمانوں کی قوتِ عملیہ و فکریہ دونوں کو کمزور کر دیا تھا وہ یہ سمجھنے لگے تھے کہ ہمیں اسلام کے پھیلانے اور غلبہ کے لئے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں یہ کام امام مہدی اپنی تلوار سے آکر کرے گا۔ حالانکہ یہ نظریہ خود اسلام کی تعلیم کے برخلاف ہے کیونکہ اسلام میں کسی ایسے مہدی کی آمد کی خبر نہیں جو جبر کو جائز رکھے۔ خدا تو فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین کہ دین میں جبر جائز نہیں۔ قرآن تو یہ کہتا ہے کہ خدا کو تقویٰ پسند ہے اور دل کی پاکیزگی جبر سے حاصل نہیں ہوتی۔ البتہ قرآن اس قوم کو ہلاک شدہ قرار دیتا ہے جو دلیل سے پسپا ہو گئی اور اس کو زندہ قرار دیتا ہے جو اپنے ساتھ زندہ دلیل رکھتا ہے پس وہ امام مہدی اسلام کی زندگی براہین سے ثابت کرے گا اور اسلامی دلائل و براہین سے مذاہب عالم کو پسپا کر دے گا۔

پھر یہ خیال بھی غلط تھا کہ مسیح اور مہدی دو الگ الگ وجود ہیں۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لا المہدی الا عیسیٰ کہ مہدی اور عیسیٰ ایک ہیں۔ (باقی)

فاستبقوا الخیرات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اکثر اطفال نے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کر لیں ہیں۔ مگر ابھی کچھ اطفال ایسے ہیں جو نیکی کے اس کام میں پیچھے ہیں۔ مومن کا ہر قدم پہلے سے آگے ہوتا ہے اس لئے جن اطفال نے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات ابھی تک حفظ نہیں کیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد ان آیات کو حفظ کر کے مرکز کو اطلاع کریں۔ نیز جو اطفال نیکی کے اس کام میں سبقت لے گئے ہیں وہ ان آیات کا ترجمہ یاد کرنے کی طرف توجہ دیں۔

مہتمم اطفال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغ اسلام مکرم محمد عیسیٰ صاحب شاہد
کی
روانگی کے موقع پر

ہر حال میں جو برسوں رہا ہے تمہارے ساتھ
اے دوست میرا دل بھی چلا ہے تمہارے ساتھ

اللہ کے حبیبؐ کی برکات کی طفیل
فیضِ مسیح و فضلِ خدا ہے تمہارے ساتھ

رہتا ہے جس کے ہاتھ میں جامِ مئے الست
اُس رندِ پارسا کی دعا ہے تمہارے ساتھ

تم ابرِ نو بہار ہو، پیغامِ زیست ہو
ہر سو کہ اب پُرے کی ہوا ہے تمہارے ساتھ

خوشبو بکھیرو رنگ جماؤ ہر ایک سمت
تم پھول ہو تو بادِ صبا ہے تمہارے ساتھ

اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہو ہر جگہ
رندانِ میکدہ کی دُعا ہے تمہارے ساتھ

(اکبر حمیدی)

زعماء انصار اللہ کے انتخابات

گذشتہ ماہ نبوت/نومبر میں امراء/صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ آئندہ تین سال کے لئے زعماء/زعماء اعلیٰ کے انتخابات کروا کے اپنی سفارش کے ساتھ رپورٹ صدر محترم کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوا دیں۔ الحمد للہ کہ بہت سے امراء/صدر صاحبان نے اس سلسلہ میں تعاون فرماتے ہوئے انتخابات مرکز میں بھجوا دئے ہیں۔ لیکن بعض مجالس میں ابھی انتخابات ہونے باقی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ جن مجالس میں ابھی انتخاب نہیں ہوا۔ وہاں کے امراء اور صدر صاحبان ازراہ کرم اپنی اولین فرصت میں انتخاب کروا کے منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

انتخاب عہدیداران میں قاضی کا انتخاب بھی کرایا جائے

مناسب سمجھا گیا ہے کہ حلقہ وار نظام کے ماتحت قاضیوں کی سہ سالہ تقرری دیگر عہدہ داران جماعت کی طرح یکم ہجرت سے ہوا کرے۔ اسلئے تمام امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدیداران ہو رہا ہے۔ اس میں قاضی یا قاضیوں کا انتخاب بھی کرایا جائے اس میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں۔

۱۔ ہر مقامی جماعت میں جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرنا چاہیئے۔

قریب قریب کی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں دوست کا نام قاضی کے عہدہ کے لئے منتخب کیا جا سکتا ہے

۲۔ قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو۔ مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے۔ اگر عہدہ قضا کے لئے دوسرے موزوں دوست نہ مل سکتے ہوں۔ تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے۔

۳۔ جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے تا اُن میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جائے۔

۴۔ جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو۔ ان کی علمی اور دینی قابلیت کا بھی رپورٹ میں اندراج کیا جائے۔

۵۔ اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہ راست ناظم دارالقضاء ربوہ کے نام بھیجیں

۶۔ سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے

۷۔ حسب ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرنا چاہیئے۔ ان چھوٹی جماعتوں میں ایک ہی قاضی مناسب ہے۔

۸۔ قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے۔ جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے شہرت رکھتے ہوں۔

۹۔ ۱۰ اپریل ۱۹۷۱ء تک قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے۔ تا ان کی تقرری منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کی جا سکے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ

ناصرات الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ بھجواتے وقت لجنات یہ بات نوٹ کر لیں کہ مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھ کر رپورٹ لکھی جائے سند امتیاز کے لئے یہی معیار مقرر ہے۔

۱۔ رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مل جانی چاہیئے ۲۔ ہر سہ معیار کے دوران امتحانوں میں کتنی لڑکیاں شامل ہیں۔ ہر امتحان کے بعد تفصیلی اطلاع دی جائے۔ ۳۔ ناصرات کا چندہ وقف جدید۔ ۴۔ ناصرات کا چندہ ممبری۔ ۵۔ سورۃ بقرہ کی سترہ آیات زبانی یاد کروانا نیز قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھانا۔ ۶۔ کتنی بچیوں کو ناصرات کا نصاب سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ میں تفصیلاً دیا گیا ہے۔ ۷۔ کتنی نئی بچیاں ناصرات میں شامل ہوئیں اور کتنی لجنہ میں چلی گئیں۔ ہر بچی جو ناصرات سے لجنہ میں شامل ہو اس سے لجنہ کی رکنیت کا فارم پُر کر کے مرکز کو بھیجا جائے۔ ۸۔ کتاب یاد رکھنے کی باتیں معیار اول کی طالبات کو پوری حفظ کروائی جائے۔ معیار دوم کی بچیوں کو صفحہ ۱۷ تک یاد کروائی جائے اور معیار سوم کو ۱۰ صفحہ تک سال کے آخر پر یہ رپورٹ کی جائے کہ کتنی بچیوں نے مکمل کتاب یاد کر لی ہے (معیار اول کی بچیوں کو آیات مع ترجمہ یاد کروائی جائیں) اور یہ کہ کتنی بچیوں نے اتنے صفحات یاد کئے ہیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲: ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ وہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۳۰۶

میں فقیر محمد ولد بڈھا صاحب قوم راجپوت بھٹی عمر ۸۱ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن محمد پور سمٹھیالی ضلع حیدر آباد (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد رقم = ۱۸۰۰/- روپے

اس کا حصہ زیر رسید نمبر ۸۹۲ ۲۹-۱۱-۷ ادا ہو چکا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: فقیر محمد - محمد پور سمٹھیالی P.O بشیر آباد ضلع حیدر آباد (سندھ)

گواہ شد: عبد الستار مصالح بشیر آباد ضلع حیدر آباد (سندھ)

گواہ شد: محمد صدیق زعیم انصار اللہ بشیر آباد ضلع حیدر آباد (سندھ)

مسل نمبر ۲۰۳۰۷

میں امۃ الصبور زوجہ پیر وحید احمد صاحب (بنت پیر معین الدین صاحب) قوم قریشی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) زیور طلائی مالیتی: ۲۵۰۰/۰۰ روپے

(۲) حق مہر بذمہ خاوند: ۵۰۰۰/۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازندگی اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: امۃ الصبور C/O پیر معین الدین صاحب دار الصدر شرقی ربوہ

گواہ شد: محمد الدین دار الصدر شرقی ربوہ

گواہ شد: پیر معین الدین دار الصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۰۸

میں خواجہ نصیر احمد ولد شیخ دوست محمد صاحب قوم خواجہ شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک خالی پلاٹ تعدادی ایک کنال واقع دار النصر غربی ربوہ مالیتی: ۳۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازندگی اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: خواجہ نصیر احمد ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: مبارک احمد قمر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: مرزا محمود احمد زعیم مجلس خدام الاحمدیہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۰۹

میں امۃ الکریم زوجہ صوبیدار راجہ محمد مرزا خان صاحب قوم جالپ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر وصول شدہ: ۲۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الکریم دار البرکات ربوہ

گواہ شد: صوبیدار راجہ محمد مرزا خان (خاوند موصیہ) دار البرکات ربوہ

گواہ شد: منور احمد عارف کارکن بیت المال ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۱۰

میں محمد یوسف ظفر ولد عمر الدین صاحب قوم راج کمار پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۹۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: محمد یوسف ظفر کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

گواہ شد: منظور محمد خان فراہمی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

گواہ شد: بشیر احمد کارکن خزانہ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۱۱

میں امۃ الرحمٰن بیوہ چوہدری کمال الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شام گنج مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے

(۲) زیور طلائی وزنی ۱ ۱/۴ تولہ

مالیتی: ۲۲۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: امۃ الرحمٰن ۵۰۹ محلہ شام گنج مردان

گواہ شد: بشارت احمد نسیم شام گنج مردان

گواہ شد: ناصر احمد شام گنج مردان

درخواست دعا

میرے والد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ تاحال ان کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ ضعف بڑھتا جارہا ہے انہیں علاج کے لئے حیدر آباد لے جایا جارہا ہے دعائے شفایابی کی درخواست عرض خدمت ہے۔

(محمد عمر شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ لودھراں)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں:

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ملک کے سیاسی حالات پر غور کیا گیا۔

راولپنڈی ۲۳ فروری۔ کل شام یہاں صدر یحییٰ خان کی صدارت میں پانچوں صوبوں کے گورنروں اور مارشل لاء ایڈمنسٹریٹروں کی کانفرنس ہوئی جس میں ملک کی سیاسی صورتحال پر غور کیا گیا۔ اس کے علاوہ کانفرنس نے ملک میں امن وامان اور دوسرے مسائل پر بھی غور کیا۔

مشرقی پاکستان میں امن وامان کی صورتحال بہت اچھی ہے۔

لاہور ۲۳ فروری مشرقی پاکستان کے گورنر وائس ایڈمرل ایس ایم احسن نے بتایا ہے کہ صوبہ میں امن وامان کی صورت حال بہت اچھی ہے۔ انتظامیہ مجرموں اور سماج دشمن عناصر کی سرکوبی کے لئے سرتوڑ کوششیں کر رہی ہیں اور اب جبکہ انتخابات ہو چکے ہیں انتظامیہ نے اپنی توجہ اسی مسئلہ پر مرکوز کر رکھی ہے۔ صوبائی گورنر کل ڈھاکہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے راستہ میں لاہور کے ہوائی اڈے پر مختصر قیام کے دوران اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

پشاور میں سائنس کانفرنس

پشاور ۲۳ فروری۔ سائنس کانفرنس کا ۲۳واں اجلاس ۲۹ مارچ تا ۴ اپریل منعقد ہو رہا ہے۔ جس کا افتتاح گورنر سرحد لفٹیننٹ جنرل کے ایم اظہر خان کریں گے۔ ۲۶ ممالک کے تقریباً پانچ سو ارکان کے علاوہ عالمی ادارہ خوراک و زراعت اور یونیسکو کے وفد بھی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

ضلع جھنگ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

جھنگ ۲۳ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کیپٹن رضا علی نے عاشورہ محرم کے دوران امن وامان برقرار رکھنے کی غرض سے جھنگ مگھیانہ شہر اور بلدیہ کی حدود کے علاوہ چنیوٹ شورکوٹ لالیاں گڑھ مہاراجہ احمد پور سیال اور شاہ جیونہ کے قصبوں میں بھی دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے یہ حکم چار سے دس محرم تک نافذ رہے گا۔ اس دوران پتھر اٹھا کر چلنا یا ایسی چیزیں جنہیں ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہو ذخیرہ کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے کسی شخص کو پٹرول سمیت کسی قسم کا آتش گیر مادہ فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ لوگ اپنے مکانوں کی چھتوں پر نہ خود چڑھ سکیں گے نہ ہی کسی آدمی کو چڑھنے کی اجازت دیں گے کسی شخص کو ایسے نعرے یا فقرے کسنے کی ہرگز اجازت نہیں ہو گی۔ جس سے دوسرے کے مذہبی جذبات کے مجروح ہونے کا احتمال ہو

کلکتہ میں دہشت پسندوں نے تھانہ پر حملہ کر دیا

کلکتہ ۲۳ فروری۔ دہشت پسندوں کے ایک گروہ نے کل کلکتہ کے ایک تھانہ پر حملہ کر دیا اور ۹ رائفلیں اور ۲۷ گولیاں اٹھا کر لے گئے۔ یہ حملہ اس علاقے میں کیا گیا تھا۔ جہاں پولیس کی بھاری جمعیت متعین تھی لیکن دہشت پسند بغیر کسی مزاحمت کے اسلحہ کو چرا لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔ دہشت پسندوں پر قابو پانے کے لئے اسی علاقے میں ۶ گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے اور پولیس اور فوج پارگشت کر رہی ہیں لیکن ابھی تک دہشت پسندوں پر قابو نہیں پایا جا سکا۔ کلکتہ میں کل ایک ہفتہ کے بعد پہلا سیاسی تصادم تھا۔

الہ آباد میں خوفناک ہندو مسلم فساد

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ بھارت کے شہر الہ آباد میں کل زبردست ہندو مسلم فساد شروع ہو گیا ہندوؤں نے دو مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ متعدد افراد زخمی ہو گئے ہندو غنڈوں نے مسلمانوں کی دکانیں اور مکان لوٹ کر انہیں آگ لگا دی پولیس کھڑی تماشا دیکھتی رہی پولیس کی فائرنگ سے کئی افراد زخمی ہو گئے۔ شہر میں امن برقرار رکھنے کے لئے کرفیو لگا دیا گیا ہے

جنوبی ویت نامی فوج پسپا ہونے پر مجبور ہو گئی

سائیگون ۲۳ فروری۔ سرکاری طور پر اعتراف کیا گیا ہے کہ شمالی ویت نام کی فوج کے شدید جوابی حملے کی تاب نہ لا کر ہوچی منہ راستہ پر محصور جنوبی ویتنامی فوج شدید نقصان کے ساتھ پسپا ہونے پر مجبور ہو گئی ہے شمالی ویٹ نامی فوج نے ایک پہاڑی چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس لڑائی میں دو سو سے زیادہ ویت نامی ہلاک یا مجروح ہوئے۔ باقی ماندہ فوجی چوکی خالی کر کے پیچھے ہٹ گئے ہیں۔

● قاہرہ ۲۳ فروری۔ مشرق وسطیٰ کے بحران کے متعلق اسرائیلی حکومت کے تازہ بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیل نے اس کے متعلق گنرجارنگ کی تجاویز مسترد کر دی ہیں

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کا مثالی اجتماعی وقار عمل

ہوسٹل جامعہ احمدیہ، دارالنصر شرقی اور دارالعلوم علی الترتیب اول دوم اور سوم رہے

۲

وقار عمل میں ۹۱۰ خدام نے ۳۶۴ فٹ لمبی ۲۰ فٹ چوڑی اور ۱½ اور ۲ فٹ کے درمیان اونچی سڑک تعمیر کی۔ اس سڑک کی تعمیر کے لئے خدام نے تقریباً پندرہ ہزار مکعب فٹ مٹی کھود کر سڑک پر ڈالی شروع سے آخر تک خدام ایک خاص جوش۔ ولولہ اور خلوص سے مصروف کار رہے بعض بزرگوں نے یہ تاثر بیان فرمایا ہے کہ خدام کی حاضری، نظم وضبط اور جوش وولولہ نے قادیان کے وقار عملوں کی یاد تازہ کر دی۔

خدام میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے اول دوم اور سوم آنے والے محلہ جات کے لئے انعام کا اعلان کر دیا گیا تھا چنانچہ کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل کمیٹی مقرر کی گئی۔ (۱) مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی مہتمم خدمت خلق (۲) مکرم ملک محمد رفیق صاحب۔ اس کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق ہوسٹل جامعہ احمدیہ محلہ دارالنصر شرقی اور محلہ دارالعلوم شرقی بالترتیب اول دوم اور سوم رہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

مجلس مقامی نے اس اجتماعی وقار عمل کے لئے ربوہ کے انصار بزرگوں کو بھی شمولیت کی درخواست کی تھی چنانچہ مجلس کی درخواست قبول فرماتے ہوئے انصار بھی کافی تعداد میں تشریف لائے بعض بزرگوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں:-

مکرم مولانا ابو العطاء صاحب ۲۔ مکرم حکیم دین محمد صاحب صحابی ۳۔ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ۴۔ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ۵۔ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب ۶۔ مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب ۷۔ مکرم ملک محمد رفیق صاحب ۸۔ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب صدر عمومی ۹۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب ۱۰۔ مکرم مولوی قمر الدین صاحب ۱۱۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر ۱۲۔ مکرم سید محمود احمد صاحب انجنیئر ۱۳۔ مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب انصاری

وقار عمل کے دوران مجلس ربوہ کے اطفال بھی اپنے اجلاس عام سے فارغ ہو کر وقار عمل میں شامل ہوئے بچوں نے بالٹیوں میں پانی بھر کر سڑک پر چھڑکاؤ اور اس کی کوٹائی کی۔

وقار عمل کے اختتام پر تمام خدام واطفال ایک جگہ پر جمع ہوئے اور ایک مختصر سا اجلاس ہوا اس اجلاس کی کارروائی صدر محترم کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوئی جو خاکسار نے کی اس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی تازہ نظم پڑھ کر سنائی جو انہوں نے اس وقار عمل کے لئے لکھی تھی چوہدری صاحب کی نظم کے بعد صدر محترم نے سہ ماہی اول میں چندوں کے لحاظ سے اول دوم اور سوم آنیوالے محلہ جات کے زعما کو انعامات تقسیم فرمائے اور حسب فیصلہ منصفین وقار عمل میں کارکردگی کے نتیجہ کا اعلان فرمایا۔ عہد اور دعا کے بعد خدام کو گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔

فرض ناشناسی ہوگی اگر اس موقعہ پر مکرم عبد المجید صاحب طاہر ناظم وقار عمل مکرم ناصر احمد صاحب صدیقی معتمد مکرم شیخ عبد الخالق صاحب ناظم عمومی مکرم خواجہ عبد المومن صاحب مکرم عبد اللطیف صاحب اور مکرم مرزا عبد الرشید صاحب اور اس وقار عمل کے کام کے نگران مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب نائب مہتمم مقامی جنہوں نے شروع سے آخر تک اپنے نائبین سے احسن رنگ میں کام لیا ہے اور خود بھی ہاتھ بٹانے میں بہت محنت اور ذمہ داری سے کام کیا ہے کا شکریہ ادا نہ کروں جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب سے ان کارکنان اور زعماء حلقہ جات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبارک مصلح الدین احمد
مہتمم مقامی۔ ربوہ

حیوانات کی امراض کیلئے

اکسیر اپھارہ۔ اکسیر بندش۔ اکسیر لیسدار۔ اکسیر ٹک۔ اکسیر درد۔ اکسیر سرکن۔ اکسیر دودھ اکسیر کنار۔ اکسیر گل گھوٹو۔ اکسیر منہ کھر۔ تریاق زہر باد۔ خناق روک اور کیورٹو (برائے حیوانات) قیمت ہر دوائی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر کمیشن ۳۳٪

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۶/۲/۷۱ یوم جمعہ بوقت نو بجے صبح دفتر میونسپل کمیٹی چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد: ۵ فٹ ۶ انچ
وزن: ۱۱۳ پونڈ
چھاتی: ۳۲-۳۰
تعلیم: پانچ جماعت
عمر: ۱۷ سال سے ۲۰ سال
میٹرک پاس کی عمر: ۱۷ سال سے ۲۱ سال
(نظارت امور عامہ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلامیہ بابت سال ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء

علمی تصانیف پر پانچ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضاء و قدر۔ بعث بعد الموت بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام:۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو

تیسرا انعام: تاریخ۔ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام:۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً بنکنگ اور سود۔ نظام بیمہ۔ لیبر اور متعلقہ مسائل۔ تجارتی کمپنیوں کا نظام۔ انڈسٹری۔ بین الاقوامی تجارت۔ (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا۔) کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سالی دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔
۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔
۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔
۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔ ۵۔ پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔
۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔
۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔
۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے پہلے ایڈیشن کو بصورت کتاب شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا۔ اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں
اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتی ہے۔ یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔
اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔
۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کرے
۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کسی شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا، صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس بارے میں اس کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

نوٹ: انعامی مقابلہ میں مقالہ جات بھجوانے والے دوست یہ بھی وضاحت فرمادیں کہ ان کا مقالہ کون سے انعام (پہلے یا دوسرے وغیرہ) کی کسی شق میں آتا ہے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

وعدہ کنندگان جائزہ لیں

اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے آپ نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہی اور فراخدلی سے چندہ کے وعدے کئے تاکہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے ذریعہ اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچایا جاسکے۔ اب آپ اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ نے اپنے وعدہ کے مطابق ادائیگی بھی کر دی ہے یا نہیں۔ اور اگر اس میں کمی رہ گئی ہو تو اسے فوری طور پر پورا کر دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ صف اول اور سوم کی صورت میں ۵/۶ اور صف دوم کی صورت میں ۱/۲ اس وقت تک داخل خزانہ ہو جانا چاہیئے۔

(ظہور احمد۔ سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ اور لاہور شہر کے اجلاس عام

بتاریخ ۲۷ فروری ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ میں خدام سے خطاب فرمائیں گے۔ نیز اگلے روز ۲۸ فروری کو صبح دس بجے مسجد احمدیہ دارالذکر میں محترم صدر صاحب خدام لاہور سے خطاب فرمائیں گے۔ تمام اطفال اور خدام سے شرکت کی درخواست ہے۔

(منور احمد جاوید قائد ضلع لاہور)

ولادت

بتاریخ ۱۹ فروری ۱۹۷۱ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۱۰ بجے دن ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں میری بیٹی عزیزہ نصرت محمودہ اور عزیزم چوہدری ناصر احمد گھمن ایڈووکیٹ ڈسکہ ولد مکرم کرنل چوہدری نظام الدین صاحب آف پنج گرائیں ضلع سیالکوٹ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود اور اسکی والدہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ بارگاہ ایزدی میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے اور سب لواحقین کے لئے اس ولادت کو مبارک کرے آمین یا ارحم الراحمین۔

(عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد)

ضرورت مینیجر

ہمیں اپنی زمینوں کے لئے ایک مینیجر کی ضرورت ہے مشاہرہ معقول اور ساتھ مزید رعایات بھی دی جائیں گی۔ ریٹائرڈ فوجی افسر کو جو زراعت کا کچھ قدر تجربہ رکھتا ہو ترجیح دی جائے گی۔

درخواستیں معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل بھجوائیں۔